’’میں ایک ویگن ڈرائیور ہوں‘‘

تین چار روپے کی سواری کے لیے بندہ پھڑ کر دینا میرے لیے کوئی بات نہیں کہ مجھے سواری اور سٹاپ کے سوا کچھ نظر نہیں آتا..........کوئی دوسری ویگن میری ویگن سے آگے نکل جائے تو میرا خون کھول اٹھتا ہے..........کیونکہ پہلے ایمان یقین تھا کہ روزی اللہ دیتا ہے مگر اب سوچ بدل گئی ہے..........اگر کوئی ویگن مجھ سے آگے نکل جائے گی تو آگے کھڑی سواریاں وہ پہلے اٹھالے گی..........ویگن کا مالک میرا اصل رازق ہے..........میں اسے اچھی دیہاڑی دوں گا تو مجھے بھی چار پیسے مل جائیں گے..........میرے مالک کے ہاتھ بہت لمبے ہیں..........کوئی اُسے ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ اس کا اوپر والوں سے رابطہ ہے..........وہ باقاعدہ بھتہ ادا کرتا ہے جس کے بل بوتے پر میں پورے شہر میں ویگن ’’دُوشوں‘‘ کی طرح چلائے پھرتا ہوں..........سواری میرا آئیڈیل ہے‘ جہاں نظر آئی بریک لگالی..........سائیکل والا، پیدل، موٹر سائیکل سوار میری ویگن سے ٹکرا جائے‘ میرا ذمہ دوش پوش۔ کہ میری اپنی بریکوں کے ساتھ میری ویگن کی بریکیں بھی فیل ہیں..........کانوں کو پھاڑ دینے والی ہارن کی آواز کے ساتھ جب میں سڑکوں سے گزرتا ہوں تو لوگ خود بخود ہی موت کے ڈر سے میرے لیے راستہ بناتے چلے جاتے ہیں..........میری تیز رفتار ویگن روڈ پر سے ایسے گزرتی ہے:

’’رن وے پہ جیسے جیٹ کی سواری گزر گئی‘‘

کوئی روڈ ہو، کتنا ہی لوڈ ہو مجھے ویگن میں سواریاں پیک کرنے کا سلیقہ آتا ہے اور پھر مجھے یہ بھی مہارت حاصل ہے کہ میں نے اپنے ’’جیب کترے‘‘ ساتھی کی تربیت کیسے کرنی ہے..........اسے وقت پر ہدایات دینے کے اشارے میرے اپنے ہیں..........اس سلسلے میں میری سیٹ کے سامنے لگا ہوا ریفلیکٹر میری بڑی مدد کرتا ہے..........کسی کینسر ہسپتال کے آگے سے زیادہ سے زیادہ دھوئیں کے بادل اُڑاتے ہوئے گزرنا میری پہچان ہے..........ٹریفک کے اصولوں کی پاسداری سے میرا کوئی تعلق نہیں کہ میرا مالک خود ٹریفک کا بادشاہ ہے..........آگے جانے والی ویگن کو اوورٹیک کرنا میرے لیے ضروری ہے‘ چاہے مجھے وہ بائیں طرف سے ہی کیوں نہ کرنا پڑے..........پاس سے گزر جانے والی ویگن کے ڈرائیور کو اگر آپ کبھی غور سے دیکھیں تو بال پریشاں، چاک گریباں، کان میں بالی، سلفے سے بھرا ہوا سگریٹ اور بڑھی ہوئی شیو سے ایسے لگتا ہے جیسے واردات کرکے بھاگا ہوا مجرم..........اپنے پاس سے گزر جانے والی تیز رفتار، کیچڑ اور گرد وغبار اڑانے والی ویگن کو پیدل اگر مڑ کر دیکھے تو اس کے پیچھے لکھا ہوا پائے گا:

’’پریشان نہ تھی‘ میں وَل آساں‘‘